بنیاد جلد چہارم ۲۰۱۳ء

# اداریہ

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور ایک عظیم تہذیبی وثقافتی ورثے کی امین و عکاس ہے۔

پاکستان کے عمومی سیاسی و معاشرتی منظرنامے میں بعض اوقات اس زبان کی حقیقی قدر و قیمت کے تعین میں کوتاہی بھی ہو جاتی ہے لیکن پاکستان کی ایک بڑی اکثریت اردو کے فروغ و ارتقا پر متفق رہی ہے۔ یہ واحد زبان ہے جو پاکستان کے تمام علاقوں کے درمیان رابطے اور یک جہتی کا ذریعہ ہے۔ پاکستانی عوام، خواہ وہ کسی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں، اردو ہی کو اپنے علمی وفکری اظہار کا بہترین وسیلہ خیال کرتے ہیں۔ معاشرتی سطح پر اس کی پذیرائی کا ایک ثبوت نوجوان نسل کے وہ بچے ہیں جو انگریزی اسکولوں میں تعلیم حاصل کر کے نکلے ہیں، اور جنھیں اب تک اپنی تہذیب و ثقافت سے بیگانہ خیال کیا جاتا تھا، مگر وہ بھی اردو پر شرمانے کی بجائے اسے اپنانے کی طرف مائل ہیں۔ تاہم یہ بات کسی بھی طرح پاکستان کی دیگر زبانوں کی اہمیت اور ضرورت کو کم نہیں کرتی۔ پاکستان کی تمام زبانیں اپنی تہذیبی ثروت مندی، ادبی ورثے اور سماجی اظہار کی بیش بہا صلاحیت کے باعث اپنی اپنی جگہ قابلِ فخر مقام کی حامل ہیں اور ہر پاکستانی کی خواہش ہے کہ یہ زبانیں بھی ترقی کر کے جلد از جلد علمی اظہار کی صلاحیت حاصل کر لیں۔ تاہم اردو کو یہ امتیاز ضرور حاصل ہے کہ یہ ایک طرف تو پاکستان کے ہر خطے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور دوسری طرف کئی سو برس کے ارتقائی مراحل سے گزرنے کے بعد جدید علمی انکشافات کے ابلاغ پر قادر ہے۔ اگرچہ یہ زبان دنیا کے کئی ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور ہندوستان کی تو قومی زبانوں میں سے ایک ہے لیکن معروضی حقائق کا ادراک کرنے پر احساس ہوتا ہے کہ اردو کے اس

علمی و ادبی سرمائے کی حفاظت اور اس کا فروغ اب مملکت پاکستان ہی کی ذمہ داری ہے۔

لاہور یونی ورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز کے گرمانی مرکز زبان و ادب کے زیرِ اہتمام بنیاد جیسے علمی و تحقیقی مجلّے کا اجرا اردو زبان کے حوالے سے اس اہم قومی ذمہ داری سے نبرد آزما ہونے کی ایک قابلِ ستائش کوشش ہے۔ بنیاد کا تازہ شمارہ پیشِ خدمت ہے۔گرمانی مرکز زبان و ادب کے فیصلے کے مطابق اب یہ شمارہ سالانہ بنیاد پر شائع کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی ضخامت پہلے شماروں سے زیادہ ہے۔مشمولات کے حوالے سے مجلّے میں موضوعاتی تنوع پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور تحقیق، تنقید، تراجم اور تبصرۂ کتب کو علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔اس شمارے میں ’’بیادِ رفتگاں‘‘ کے عنوان سے ایک خصوصی گوشہ ترتیب دیا گیا ہے۔ اس حصے میں معروف محقق عبدالستّار صدیقی کی علمی و تحقیقی خدمات کے مفصل مطالعے پر مبنی مقالے کے علاوہ اردو نظم کے معروف شاعر میرا جی کے تخصیصی مطالعات بھی شامل ہیں، جس میں ان کی شعری و فکری جہات کے علاوہ ان کے تراجم کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ہمیں خوشی ہے کہ اس شمارے کے لیے ہمیں پاکستان کے علاوہ جرمنی، امریکہ اور بھارت کے نامور اساتذہ، محققین اور علما کے مقالات بھی موصول ہوئے ہیں۔ہم ان تمام مقالہ نگاروں کے ممنون ہیں۔ امید ہے ہمیں صاحبانِ علم و فضل کا تعاون اسی طرح حاصل رہے گا۔

بنیاد کی مہمان مدیر کی حیثیت سے لازم ہے کہ میں گرمانی مرکز کی رابطہ کار محترمہ یاسمین حمید صاحبہ اور ان کے معاونین، خصوصاً احمد بلال اور ذیشان دانش کی بھرپور معاونت، مشاورت اور عملی و اخلاقی مدد کا نہ صرف اعتراف کروں بلکہ شکریہ بھی ادا کروں۔یاسمین حمید صاحبہ، بنیاد کی ترتیب و تدوین کے ہر مرحلے پر شریک کار رہیں۔ بلال جب تک ملک میں موجود رہے، مسلسل بنیاد سے متعلق فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان کے جانے کے بعد یہ ذمہ داری ذیشان دانش نے بہت خلوص اور جاں فشانی سے نبھائی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈین کلیۂ انسانی و سماجی علوم، پروفیسر انجم الطاف کی حوصلہ افزائی اور اخلاقی مدد بھی قابلِ تحسین ہے۔ اردو اور پاکستان کی دیگر زبانوں اور ان کے ادب سے انھیں جو ربطِ خاص ہے، اس کے اظہار کی ایک صورت بنیاد میں ان کی خصوصی دلچسپی کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔یہاں بنیاد کے سابق مدیرِ اعلیٰ، سید نعمان الحق ، مدیرِ منتظم اطیب گل اور ناظمِ طباعت و اشاعت





محمد نوید کا شکریہ بھی واجب ہے ،جنھوں نے اس مجلّے کے حوالے سے ایک مضبوط علمی و تحقیقی روایت کی بنا رکھی اور اس کا ایک جمیل اور خوش نظر سانچا تیار کر دیا۔ چناں چہ ہم نے روایت کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے، اسی تحقیقی و طباعتی انداز کو اختیار کیا ہے۔ان تمام اہلِ علم کا بھی شکریہ ، جنھوں نے صلے کی پروا کیے بغیر بنیاد کے لیے موصول ہونے والے مقالات کو دقتِ نظری سے پرکھا اور ہمیں بنیاد کا علمی معیار قائم رکھنے میں مدد دی۔

آخر میں اس ذات کے حضور احساسِ تشکر جو الاوّل بھی ہے اور الآخر بھی۔اس دعا کے ساتھ کہ ہم سب کو شہرِ علمؐ اور بابِ شہرِ علمؑ کی نسبت سے علم اور ادب کی توفیق ارزانی ہو!

نجیبہ عارف

مہمان مدیر،

مئی ۲۰۱۳ء/رجب المرجب ۱۴۳۴ھ